کتاب نما

انسان کاملؐ، ڈاکٹر خالد علوی۔ ناشر: الفیصل، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۶۷۸۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

مولانا شبلی نعمانیؒ کے نزدیک سیرت نگاری کی غایت یہ ہونی چاہیے کہ: "فضائل اخلاق کا ایک پیکر مجسم سامنے آ جائے، جو خود ہمہ تن آئینہ عمل ہو"--- ڈاکٹر خالد علوی کی زیر نظر کاوش بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس کا مقصد تحریر، اس مثالی انسان کو سامنے لانا ہے جن کی: "ذات گرامی، زندگی کے تمام دوائر کے لیے مکمل نمونہ ہے"۔ مصنف موصوف عربی زبان و ادب اور علوم اسلامیہ کے ماہر اور جامعہ پنجاب میں پروفیسر ہیں--- ان کے خیال میں اگر ہم اس مثالی انسان کی زندگی کو عملی طور پر اپنا لیں تو ہمیں عصر حاضر کی بے یقینی، عدم توازن، روحانی افلاس و اضطراب اور ذہنی پریشانیوں سے نجات مل سکتی ہے۔

زیر نظر کتاب ۲۳، ۲۴ سال پہلے تالیف کی گئی تھی۔ اب اسے نظرثانی اور اضافوں کے ساتھ، زیادہ بہتر اور جامع صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ سوانحی کوائف و تفاصیل کے بعد آپؐ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو نہایت عالمانہ انداز میں اجاگر کیا گیا ہے، یعنی بہ طور: تاجر، خطیب، مبلغ و داعی، معلم انسانیت، داعی انقلاب، مربی و مزکی، سپہ سالار، مدبر و منتظم، مقنن، منصف و قاضی، سربراہ خاندان، خلق عظیم اور رسول رحمتؐ وغیرہ--- مولف دیباچے میں لکھتے ہیں: "اس ہادی اعظمؐ کی روحانی و باطنی وسعتوں کی معرفت اور اس کی توضیح ایک اہم اور دلچسپ موضوع ہے لیکن اپنی بے بضاعتی کے باعث میں نے اسے نہیں چھیڑا۔ یہ کسی عارف و صوفی کا میدان ہے--- میں نے "انسان کاملؐ" کی سیرت کے ان گوشوں کا مربوط مطالعہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے، جن کا تعلق حیات انسانی کی مادی تنظیم سے ہے---" اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ مولف نے سیرت پاک کا زیر نظر مطالعہ کس زاویہ نظر سے پیش کیا ہے۔

مختلف مباحث میں قرآن و حدیث سے بکثرت استشهاد [حوالہ دینا] کیا گیا ہے۔ خوش آیند امر یہ ہے کہ آیات قرآنی پر بہ اہتمام اعراب لگائے گئے ہیں۔ فاضل مولف نے دیگر سیرت نگاروں اور بعض مستشرقین کے بیانات و آرا سے بھی اعتنا [استفادہ کرنا] کیا ہے۔ اردو زبان میں سیرت نبویؐ پر ایک مہتم بالشان [اہم] ذخیرہ وجود میں آ چکا ہے--- ڈاکٹر خالد علوی کی یہ کاوش روایتی انداز سے ہٹ کر اور وسیع تر ماخذات کی مدد سے لکھی گئی ہے اور یہ اردو ذخیرۂ سیرت کی اہم اور منتخب کتابوں میں شمار ہونے کے لائق ہے--- طباعت و

اشاعت کا معیار اطمینان بخش ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

کیا ہم مسلمان ہیں؟' شمس نوید عثمانی۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی' دہلی ۶۔ [پاکستان میں: ادارہ مطبوعات طلبہ' ۱-اے ذیلدار پارک' اچھرہ' لاہور] صفحات: ۵۸۵۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔

شمس نوید عثمانیؒ (۱۹۳۱-۱۹۹۳) برصغیر کے عثمانی خانوادے کے چشم و چراغ تھے اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی اور مولانا عامر عثمانی کی علمی و دینی میراث کے امین تھے۔ ماہنامہ "تجلی" دیوبند میں "کیا ہم مسلمان ہیں؟" کے مستقل عنوان سے مضامین لکھتے تھے۔ یہ مضامین بعدازاں تین جلدوں میں شائع ہوئے۔ ان مضامین کی اہمیت اور مقبولیت کے پیش نظراب ان سب کو یکجا صورت میں شائع کر دیا گیا ہے۔ شمس نوید عثمانیؒ قرآن و سنت سے گہرا لگاؤ رکھتے تھے۔ سوز و گداز قلب اور مومنانہ فکر و نظر سے بھی بہرہ ور تھے۔ ان کی تحریروں کی بے پناہ تاثیر کی وجہ سے ان کے قارئین کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ ملت اسلامیہ کے عصری حالات کے تناظر میں ان تحریروں کی کل بھی ضرورت تھی اور آج بھی ضرورت ہے۔ نہ صرف معنوی اعتبار سے مفید ہے بلکہ صوری اعتبار سے بھی۔ مجلد کتاب حسن و جمال سے بہرہ ورہ ہے۔ (ڈاکٹر رحیم بخش شاہین)

ہندستان میں اسلامی تحریکیں' ڈاکٹر اقتدار محمد خان۔ ناشر: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ' جامعہ نگر' نئی دہلی۔ صفحات: ۴۶۳۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

اس کتاب میں ۱۹۴۷ کے بعد بھارت میں اسلامی تحریکوں (جماعت اسلامی' تبلیغی جماعت' جمعیت العلماے ہند' دیوبند اور ندوۃ العلما) کے کام کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ مصنف کی وسعت مطالعہ اور دقت نظر نے ایک بڑے موضوع کو بڑی خوب صورتی سے سمیٹنے میں مدد دی ہے۔ انھوں نے ہر تحریک کے بنیادی ماخذ تک رسائی کے لیے اپنی سی کوشش کی ہے۔ کتاب کو پڑھ کر ان تحریکوں کے مقاصد' سرگرمیوں اور حکمت عملی سے واقفیت ہوتی ہے۔ لیکن چند پہلو قابل غور ہیں:

(۱) سب سے اہم کام ان تحریکوں کے علمی کام یا ان کے کاموں کے لیے علمی اعانتوں کا تجزیہ تھا کہ کس درجے' کس وزن اور کس وژن کے لٹریچر کو استعمال کیا جا رہا ہے؟ ایسا نہیں ہو سکا۔

(۲) بھارت جیسے سیکولر اور کثیر المذاہب معاشرے میں' غیر مسلموں میں کام کے لیے' ان تحریکوں کا کیا کردار ہے؟ مثال کے طور پر جماعت اسلامی ہند نے سب سے زیادہ زور بھارتی زبانوں میں ترجمہ قرآن اور دیگر تراجم پر دیا ہے اور یہ ایک اہم اور بڑا کام ہے (بدقسمتی سے بھارت میں بھی بیشتر مذہبی تنظیموں نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کو اردو یا اردو بولنے' سمجھنے والی اقوام تک محدود سمجھ لیا ہے)۔

(۳) دیوبند کے تدریسی ماحول، نصابات و معیارات وغیرہ پر، گذشتہ پچاس برسوں کے دوران میں کیا اثرات مرتب ہوئے؟

(۴) ان تحریکوں نے تقسیم ہند کے بعد کون کون سے نئے تجربے کیے وغیرہ--- کچھ پتا نہیں چلتا۔

(۵) سلفیت، بریلویت اور شیعیت نے بھی تو تجربے کیے ہوں گے؟ مفصل نہ سہی، اس باب میں کچھ نہ کچھ معلومات ملنی چاہییں تھیں۔

اس قابل قدر کاوش کا سب سے غیر منصفانہ تبصرہ وہ ہے جس میں مصنف لکھتے ہیں: "تحریک اسلامی نے ہزاروں، لاکھوں مسلمانوں کو زندہ اور متحرک اسلام سے وابستہ کیا، (مگر وہ) اب اپنی افادیت کھو چکی ہے۔ جماعت اسلامی ایک گروہی جماعت میں تبدیل ہو چکی ہے۔ مخلص کارکنان اب اکا دکا نظر آتے ہیں" (ص ۱۵۴)۔ اس پیوند سے پہلے اور اس کے بعد، جہاں جہاں جماعت کا تذکرہ آیا، بڑی محبت اور شیفتگی کے ساتھ آیا، لیکن متذکرہ بالا شدید تبصرہ شواہد کے بغیر سامنے آتا ہے تو تعجب ہوتا ہے اور قاری کے لیے ایک الجھاوے، صدمے یا مخمصے کا باعث بنتا ہے۔ کیا ایسا تو نہیں کہ یہاں مصنف کسی ذاتی اور محدود تجربے کو مجموعی طور پر پوری جماعت پر تھوپ کر عدل کا دامن چھوڑ گئے ہوں؟ (سلیم منصور خالد)

ایمان اور اخلاق، پروفیسر عبدالحمید صدیقی۔ ناشر: البدر پبلی کیشنز، راحت مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۴۵۔ قیمت: ۴۸ روپے۔

پروفیسر عبدالحمید صدیقی مرحوم نے مولانا مودودیؒ کی زندگی میں ایک طویل عرصے تک ترجمان القرآن کی ادارت کی ذمہ داری نہایت کامیابی کے ساتھ ادا کی۔ ان کے علم و فضل اور مومنانہ بصیرت کے چراغ، ان کی تحریروں کا روپ دھار کر قارئین کی مسلسل رہنمائی کرتے رہے۔

"ایمان اور اخلاق" کے مباحث: وجود خالق کائنات، رسول اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، اشتراکیت وغیرہ۔ مصنف کا پیرایہ بیان دل نشین ہے۔ انھوں نے انسان کے لیے مقصد حیات کی اہمیت، مادی ترقی کی منشا اور حدود، فانی دنیا سے تعلق کی بنیادوں، صبر و توکل، عورتوں کے استحصال اور انسانی جان کی بے حرمتی کے اسباب و علل پر ایک شفیق معلم کی طرح کلام کیا ہے۔ یہ بیان و استدلال قاری کے دل و دماغ میں ایمان کی برقی رو اور عمل کے لیے تحرک پیدا کرتا ہے۔ اگرچہ یہ مقالات اس صدی کے چھٹے عشرے میں لکھے گئے تھے، تاہم ان میں بیان کردہ سچائی، ماہ و سال کی قید سے بالاتر ہے۔ (س - م - خ)

خطبات خلفاے راشدین، نصیر الدین حیدر۔ ناشر: مکتبہ القریش، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۴۳۰۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

مولف نے انتہائی محبت، خلوص اور جانفشانی سے خلفاے راشدین کے مکاتیب، فرامین، مکالمات اور ارشادات کو یکجا کر کے انھیں ایک خوب صورت لڑی میں پرو دیا ہے۔ اس سے چاروں خلفا کی سیرت، ان کے اپنے اقوال کے آئینے میں، نکھر کر قاری کے سامنے آجاتی ہے۔

نبی کریمؐ نے فرمایا: "میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی پیروی کرو گے، ہدایت پاؤ گے" اور "اللہ تعالیٰ نے میرے انبیاؑ کے علاوہ مخلوق میں سے میرے صحابہؓ کو چھانٹا ہے اور ان میں سے چار کو ممتاز کیا ہے، ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ۔ ان کو میرے سب صحابہؓ سے افضل قرار دیا ہے"۔ ان ارشادات کے حوالے سے اگر اس کتاب کا مطالعہ کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ رسول پاکؐ کے تربیت یافتہ یہ لوگ اپنے قول اور فعل میں حد درجہ مخلص اور سچے تھے۔ ان کا ایک ایک لمحہ نبی کریمؐ کے عشق اور ان کی سچی پیروی کا آئینہ دار ہے اور یہ اس لیے ہوا کہ ان حضرات گرامی کی زندگی کا ایک ایک پل براہ راست پیغمبر انسانیتؐ کی صحبت اور نگرانی میں بسر ہو چکا تھا۔ اس لیے یہ کہنا بے جا نہیں کہ یہ کتاب بھی دراصل سیرت النبیؐ ہی کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

کتاب میں ایک کمی یہ ہے کہ خطبات، فرامین اور خطوط وغیرہ کے ساتھ حوالے نہیں دیے گئے۔ مزید برآں پروف ریڈنگ احتیاط سے نہیں کی گئی۔ اردو الفاظ کی غلطیوں کے علاوہ آیات قرآنی کی غلطیاں طبیعت پر بہت گراں گزرتی ہیں، مثلاً: ص ۱۰۳، ص ۱۲۷۔ بہرحال یہ کتاب مصنف کی ایک اچھی کوشش ہے۔ قارئین کافی حد تک مستفید ہو سکیں گے۔ (سعید اکرم)

'**The Rights of Muslim Woman: An Appraisal** [مسلم خواتین کے حقوق: ایک جائزہ]، سید جلال الدین عمری۔ مترجم: شریف احمد خان۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی، چتلی قبر، دہلی ۶۔ صفحات: ۲۲۹۔ قیمت: ۷۰ روپے۔

سید جلال الدین عمری خواتین کے موضوع پر اردو میں چھے کتابیں شائع کر چکے ہیں۔ زیر نظر کتاب، ان کی تصنیف "مسلمان عورت کے حقوق اور ان پر اعتراضات کا جائزہ" کا انگریزی ترجمہ ہے--- ابواب کی تفصیل سے مباحث کی وسعت اور جامعیت کا اندازہ ہوتا ہے: مغرب کا تصور حقوق نسواں اور اس کے نتائج (صنفی انارکی، خاندانی نظام کی شکست وریخت وغیرہ)، مسلم خاتون کے حقوق، مرد کی قوامیت کا مسئلہ، پردہ، خواتین کے معاشی مسائل، حق مہر کی نوعیت، مرد کے لیے ایک سے زائد شادیوں کی اجازت، طلاق، خلع،

وراثت، قصاص، دیت، عورت کی گواہی، عورت اور سیاسی قیادت وغیرہ۔ اس طرح اپنے موضوع پر یہ ایک جامع کتاب ہے۔ خواتین کے حقوق پر اہل مغرب کے اعتراضات پر بھی بحث کی گئی ہے۔ تاہم دور حاضر میں خواتین کو درپیش بعض مسائل جیسے: جدید علوم کی تحصیل، حصول ملازمت اور ڈرائیونگ وغیرہ پر بھی روشنی ڈالنے کی ضرورت تھی۔ (بعض مسلم ممالک میں خواتین کو موٹر چلانے کا لائسنس جاری نہیں کیا جاتا)۔ ایک بات یہ بھی محسوس ہوتی ہے کہ انگریزی دان طبقے تک اپنی بات پہنچانے کے لیے اہل مغرب کے مزید حوالوں کی ضرورت ہے۔ اسی طرح عورت کی گواہی کے مسئلے پر قدرے تفصیل سے استدلال کرنا ضروری تھا۔ موجودہ شکل میں بھی یہ کتاب اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے انگریزی قارئین کے لیے ایک عمدہ تحفہ ہے۔ (محمد ایوب منیر)

مشاہدۂ حق، علامہ آئی آئی قاضی۔ مرتب: محمد موسیٰ بھٹو۔ ناشر: علامہ آئی آئی قاضی یادگار سوسائٹی، حیدر آباد۔ سندھ: صفحات: ۲۰۸ قیمت: ۵۰ روپے۔

علامہ آئی آئی قاضی معروف دانش ور، مفکر اور عالم تھے۔ بقول محمد موسیٰ بھٹو: "سندھ نے پچھلے سو سال کے دوران میں ان جیسا فلاسفر اور دانا پیدا نہیں کیا جو فلسفے کے مسائل سے لے کر تاریخ عالم، مذاہب کی حقیقت، خود شناسی، نفس شناسی اور عرفان کے مسائل سے نہ صرف واقف ہو بلکہ ان علوم کا ماہر بھی"۔

قبل ازیں انگریزی اور سندھی زبان میں ان کی تقاریر اور مقالات کے مجموعے شائع ہو چکے ہیں، اب ان کے منتخب مقالوں اور تقریروں کو اردو میں منتقل کر کے زیر نظر مجموعہ شائع کیا گیا ہے۔ چند عنوانات یہ ہیں: انسانی حقوق، قوموں کی بقا اور زندگی، معاشرہ: شاہ ولی اللہ کی نظر میں، مذہب و قانون، قوموں کے عروج و زوال میں کتاب کی اہمیت، خلفا کے دور میں جمہوریت، موجودہ دور میں ادب و ادیب کی ذمہ داریاں--- یہ تحریریں مرحوم کے وسعت علم، فکر و نظر کی گہرائی اور متوازن و معتدل نقطہ نظر کی عکاس ہیں اور قاری کو سوچ بچار کی دعوت دیتی ہیں۔ قرآن حکیم ان کے نزدیک سرچشمہ ہدایت و حقائق ہے مگر وہ اس پر افسوس کرتے ہیں کہ قرآن کو نہ سنا گیا اور نہ سمجھا گیا: "آپ نے اسے پڑھا نہیں اور نہ ہی اس کا علم رکھتے ہیں۔ کاش آپ نے اسے پڑھا ہوتا کہ اس میں کتنی آیات ہیں، عجیب خوب صورتی ہے جس کو آپ نے دیکھا ہی نہیں"۔

اسی طرح نبی کریمؐ کا مقدس نام: "میرے لیے زندگی بخش ہوا کا جھونکا ہے، میں اس نام سے نہ تو کبھی سیر ہوا ہوں اور نہ کبھی ہو سکتا ہوں"۔ قومیں کیوں کر ترقی کرتی ہیں؟ اس کی طرف یوں ہلکا سا اشارہ کیا ہے: "جو قوم کوئی معیاری کتاب تخلیق نہیں کر سکتی، وہ دراصل اندھوں، گونگوں کی قوم ہے" (ص ۱۶۴)۔ وہ

افسوس ظاہر کرتے ہیں کہ: "آج مکتبوں اور لائبریریوں کو قبرستانوں جتنی عزت بھی نہیں دی جاتی" (ص ۱۶۵)۔

ایک اور اقتباس دیکھیے: "دنیا کا بیشتر اور بہترین فن تعمیر مردہ لوگوں کے مقابر کی صورت میں موجود ہے، کیا ہماری تاریخ میں ایسا دور نہیں آئے گا جب ہم مردہ لوگوں پر مقابر تعمیر کرنے کے بجائے صحیح معنوں میں زندہ شریف النفس شخصیات کو زندہ و جاوید بنانے کے لیے ان کے لیے بہتر عمارات تعمیر کریں"۔ (ر-و)

تعلیمات قرآن، (دروس قرآن کا مجموعہ) حصہ دوم۔ ڈاکٹر سید حسن الدین احمد۔ ناشر: ثمینہ احمد اور برادران۔ بی ۱۳، بلاک ۴، گلشن اقبال، کراچی۔ صفحات: ۳۲۳۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

مولف عرصہ دراز سے سعودی عرب میں مقیم اور تعلیم و تدریس سے متعلق ہیں۔ فی الوقت وہ شاہ عبدالعزیز یونی ورسٹی جدہ میں انڈسٹریل انجینئرنگ کی تدریس و تحقیق میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انھوں نے ۲۵ موضوعات پر ۳۵، ۴۰ منٹ دورانیے کے دروس قرآن مرتب کیے ہیں۔ زیر نظر حصہ دوم کے ۲۵ موضوعات یہ ہیں: تقویٰ، صبر، شکر، توکل علی اللہ، اخلاق حسنہ، اخلاق رذیلہ، حصول علم، والدین کا مقام، حقوق الزوجین، آداب مجلس، حقوق العباد، ایمان کے تقاضے وغیرہ۔

ہر درس، کسی منتخب آیت اور اس کے ترجمے سے شروع ہوتا ہے اور اس کی توضیح و تفسیر دیگر قرآنی آیات، احادیث اور کہیں کہیں بعض واقعات سے کی گئی ہے۔ بلاشبہ یہ دروس علمی لحاظ سے بے حد مفید ہیں، مگر موجودہ حالات کے پیش نظر ان میں چند اضافوں کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، مثلاً یہ کہ انسان کو حصول علم و تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنی حالت زار کا جائزہ لینے اور قرآن کی روشنی میں اصلاح احوال کے لیے لائحہ عمل مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔ نیز موجودہ حالات میں آیات قرآنی کے ہم سے کیا تقاضے ہیں؟ اور ان کو پورا کرنے کی کیا صورتیں ممکن ہیں؟ (زبیدہ جبیں)

زمین بے قرار ہے، ساجد گل۔ ناشر: الحمد پبلی کیشنز، رانا چیمبرز، دوسری منزل، لیک روڈ، لاہور۔ صفحات: ۱۸۹۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

ہمارے اہل قلم نے اپنی تحریری کاوشوں کے ذریعے وہ حق ادا نہیں کیا، جس کا، جہاد کشمیر تقاضا کرتا ہے۔ خصوصاً ویت نام اور کوریا کے ہلاک شدگان کے لیے طول طویل مرثیے تحریر کرنے والے جغادری شاعر مہربلب ہیں اور بیسویں صدی کی آخری دہائی کی اس سب سے بڑی تحریک حریت میں اپنا حصہ ڈالنے سے عاجز و درماندہ اور محروم ہیں۔ ان حالات میں ساجد گل ایسے نو آموز قلم کار، لائق تحسین ہیں، جنھوں نے جہاد

و شہادت کے مراحل کو بذات خود قریب سے دیکھا ہے اور اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے جذبات کا تحریری اظہار کرنے کی بہت عمدہ اور کامیاب کوشش کی ہے۔

کتاب میں کشمیر کی تاریخ، جغرافیہ اور حالیہ تحریک جہاد میں نوجوانوں کے کردار کا ذکر ہے۔ بیع نامہ امرتسر اور اقوام متحدہ کی قراردادیں وغیرہ بھی شامل ہیں۔ والدین کے نام شہید نوجوانوں کے خطوط بہت متاثر کن ہیں۔ بقول اقبال: ع دل سے جو بات نکلتی ہے، اثر رکھتی ہے۔ ڈاکٹر انور سدید، کلیم اختر اور طارق اسماعیل ساگر نے مصنف کی اس کاوش کو سراہا ہے۔ جہاد کشمیر کے بارے میں یہ مختصر مجموعہ لائق مطالعہ ہے۔

(ز - ح)

مجلّہ پیغام قرآن (سہ ماہی)، ڈاکٹر گل رحیم جوہر۔ ناشر: ٹل، ضلع کوہاٹ۔ صفحات: ۷۵۔ قیمت: ۱۵ روپے۔

عیسائی مشنری ادارے انجیل اور عیسائیت کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے خط و کتابت کورس کے ذریعے ایک ایک فرد تک رسائی کی کوشش کرتے ہیں۔ اب اسلامی تحریکیں اور تنظیمیں بھی اس طریقہ تبلیغ کو اپناتے ہوئے قرآن کے پیغام کو عام کرنے لگی ہیں۔ ڈاکٹر گل رحیم جوہر کا مجلّہ پیغام قرآن بھی اسی سمت میں ایک کاوش ہے جو بعض پہلوؤں سے منفرد ہے۔

اول: یہ کہ قرآن کے پیغام کو عام کرنے کے لیے خط و کتابت کورس کے اجرا کے ساتھ گھروں، دفتروں، کارخانوں اور سکول کالجوں میں قرآن فہمی کے حلقے قائم کرنے کی ترغیب بھی دی گئی ہے جو خواہ دو افراد ہی پر مشتمل کیوں نہ ہوں۔ شرکا کی عملی معاونت کے لیے اجتماعی مطالعے کے لیے منتخب نصاب، مجلّے کی صورت میں فراہم کیا جاتا ہے۔

دوم: مسلمانوں کے علمی ورثے کو نئی نسل تک منتقل کرنا اور ماضی سے رشتہ استوار کرنا علمی پیش رفت کے لیے ناگزیر ہے۔ اس غرض کے لیے مختلف مکتبہ فکر کے جید علما کرام، مثلاً مولانا شبیر عثمانیؒ، مفتی محمد شفیعؒ، مولانا ابو الکلام آزادؒ، مولانا عبدالماجد دریا بادیؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا امین احسن اصلاحیؒ، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری اور دیگر مفسرین کی تفاسیر سے تزکیہ و تربیت اور صحیح فکر کی تعمیر کے پیش نظر جو انتخاب کیا گیا ہے، وہ قابل تحسین ہے۔ اس سے امت مسلمہ میں فروعی و اختلافی مسائل سے ہٹ کر بنیادی اور مشترک مسائل پر تعاون کی ترغیب بھی دی گئی ہے جو اتحاد امت کا باعث بھی ہو گا جو وقت کا تقاضا بھی ہے۔ نیز قرآن کی عربی سکھانے کا جدید اور مختصر طریقہ کار بھی متعارف کروایا گیا ہے۔ نیز قرآن کی عربی سکھانے کے لیے جدید اور مختصر طریقہ کار بھی متعارف کروایا گیا ہے۔ اگر انگریزی زبان میں بھی ایسے کورس متعارف کروائے جائیں تو اہل مغرب تک قرآن کی دعوت پہنچانے کا فریضہ بخوبی ادا ہو سکتا

ہے۔

ڈاکٹر گل رحیم کی کاوش اچھی ہے مگر انتخاب میں عہد حاضر کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے موثر ابلاغ کے لیے عام فہم زبان اپنانے کی کوشش کی جانی چاہیے۔ کمپوزنگ اور طباعت کا معیار بھی بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ (امجد عباسی)

مطبوعات موصولہ

☆ **قرآن کریم کا اسلوب اور اعجاز**، پروفیسر نثار احمد فاروقی۔ ناشر: اسلامک بک فاؤنڈیشن، نئی دہلی۔ صفحات: ۲۰۔ قیمت: ۶ روپے۔ [بمبئی یونی ورسٹی کے ایک سیمی نار کی تقریر، بہ قول مقرر، قرآن کریم: "نہ نظم ہے، نہ نثر، اس کا اپنا ہی اسلوب ہے۔ اس انداز و اسلوب کی کوئی کتاب نہ اس سے پہلے موجود تھی نہ آج ہے، نہ کل ہو سکے گی"۔ حوالوں کے ساتھ، ایک عالمانہ تقریر]۔

☆ **حدیث رمضان**، پروفیسر میاں محمد یوسف سجاد۔ ناشر: ادارہ تعلیمات اسلامی، گوہد پورہ، سیالکوٹ۔ صفحات: ۳۶۔ قیمت: "دعاے شفا برائے مریض اہتمام کنندگان"۔ [روزوں سے متعلق جملہ مسائل، آسان زبان میں]۔

☆ **نذر وطن**، سید انجم جعفری۔ ناشر: احباب کمیونی کیشنز، ۷ بی شمع پلازا، فیروز پور روڈ، لاہور۔ صفحات: ۱۵۸۔ قیمت: درج نہیں۔ [ایک کہنہ مشق، خوش فکر اور دین دار شاعر کی قومی، ملی اور وطنی نظموں کا پر تاثیر مجموعہ۔ پیش لفظ از پروفیسر محمد منور]۔

☆ **اسوہ صحابہؓ**، محمد اسلام عمری۔ ناشر: اسلامک بک فاؤنڈیشن، ۱۷۸۱، حوض سوئی والان، دہلی۔ صفحات: ۱۶۰۔ قیمت: ۵۰ روپے۔ [اصل موضوع ہے: گھریلو اور سماجی تعلقات۔ چھوٹوں بڑوں کے حقوق، ایثار، امانت، عبادت، تعزیت، شادی بیاہ، مہمان نوازی، اپنا کام خود کرنا، احتیاط اور احتساب وغیرہ، یعنی زندگی کے اسلامی آداب]۔

☆ **تحفتہ الشباب**، حافظ نثار احمد اعوان۔ ناشر: کتب خانہ رشیدیہ، مدینہ مارکیٹ، راولپنڈی۔ صفحات: ۱۴۸۔ قیمت: ۲۵ روپے۔ [نئی نسل کی بے راہ روی، گمراہی، مغرب کی اندھی تقلید اور گوناگوں بے اعتدالیوں، ان کے اسباب اور ان کا علاج--- سیدھے سادے مگر دردمندانہ لب و لہجے میں ایک دلچسپ کتاب]۔

☆ **مستند مجموعہ وظائف**، مرتبین: اساتذہ بیت العلم۔ ناشر: زمزم پبلشرز، جنید مینشن نزد پاکستانی چوک، کراچی ا۔ صفحات: ۴۵۱۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔ ["سنت کے خلاف یا من گھڑت وظیفوں کے بجائے قرآنی دعاؤں اور وظائف و احادیث کا مجموعہ" ۔کم قیمت پر، ایک مفید کتاب]۔